Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″
فی پرچہ ۱؎

ربیع الاول ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۶ صلح ۱۳۲۹ ہش | ۶ جنوری ۱۹۵۰ء | نمبر ۳

اخبار احمدیہ

مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن اچھی ہو رہی ہے۔ آج بھی اچھی ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

انڈونیشیا سے سنگاپور تک فضائی سروس

سنگاپور ۵ جنوری گروڈا انڈونیشی فضائی کمپنی نے سنگاپور اور ممالک متحدہ انڈونیشیا کے درمیان ہوائی سروس شروع کی ہے۔ یاد رہے کہ پہلے اس سروس کو کے۔ ایل۔ ایم والے چلاتے تھے۔ اور اب بھی معاہدہ کے مطابق آئندہ دس سال تک وہ اس کی نگرانی بھی کریں گے۔ توقع ہے کہ کمپنی کے پانچ ڈکوٹا طیارے اسی ہفتہ سنگاپور پہنچ جائیں گے۔ (داسٹار)

اٹھارہ ملکوں کے لئے کناڈا کی برآمد پر پابندیاں

اٹاوہ ۵ جنوری۔ ان ممالک کی فہرست میں جہاں کناڈا اور امریکہ سے سامان بھیجے جانے پر پابندی ہے ان میں مشرق بعید اور بحیرہ روم کے اٹھارہ اور ملک بڑھا دیئے گئے ہیں۔ جن میں چین۔ ملایا۔ برما سیام اور اسرائیل بھی شامل ہیں۔ تاکہ ضروری سامان جنگ آہنی پردے کے پیچھے نہ پہنچ جائے۔

سرحد اسمبلی نے مسلمان عورتوں کے حقوق کے تحفظ کا بل پاس کر دیا

پشاور ۵ جنوری۔ آج صبح سرحد اسمبلی ... ... اجلاس شروع ہوا سب سے پہلے مولانا شبیر احمد عثمانی اور سٹنگ شاہی کے ... ہونے والے پاکستانی سپوتوں کی وفات پر تعزیتی ریزولیوشن پاس ہوا ... کے بعد دوسرے دن کے ... ... بل پاس کر دیا جس میں ایک سرکاری بل بھی ... کے متعلق شریعت کے نفاذ کا ترمیمی بل تھا۔ جس کے ذریعے بیواؤں اور لڑکیوں کے حق وراثت کی بہت زیادہ حفاظت ہو سکے گی۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ نے اسمبلی کے ارکان کو بتایا کہ اب ... خوراک ... ہے۔ اس کے علاوہ حکومت تجویز کر رہی ہے کہ وہ صوبے کی خوراک کی خود ہی کفیل ہو جائے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ انسداد شراب کے سلسلے میں حکومت کو ۵۵ لاکھ روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

مسٹر پٹیل کا دم خم

نئی دہلی ۵ جنوری۔ خبر آئی ہے کہ ہندوستان کے نائب وزیر اعظم مسٹر پٹیل نے ایک بیان میں اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ خواہ ہندوستان کی پٹ سن کی ساری ملوں کا بند کر دینا پڑے۔ حکومت ہندوستان پاکستانی سو روپے کے بدلے میں ۱۴۴ ہندوستانی روپے کا بیوپار پسند نہ کرے گی ایک اور خبر کے مطابق بمبئی اور سورت کی دو اور ملیں بند ہو گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے ساڑھے پانچ ہزار سے زائد مزدور بے کار ہو گئے ہیں۔

معاہدہ پوٹسڈم کی خلاف ورزی

واشنگٹن ۵ جنوری حکومت ولایت متحدہ امریکہ نے روس پر ۱۹۴۵ء ... معاہدہ پوٹسڈم کی خلاف ورزی کرنے کا الزام عاید کیا ہے کہ اس نے اس معاہدے کے مطابق ۶۰۰۰ ۲۶ سے زائد جرمن قیدی واپس نہیں کئے۔ حکومت کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے کل اس سلسلے میں ایک یادداشت سفیر روس متعین ... گیا تھا کہ اس یادداشت کی ایک نقل اقوام متحدہ کو بھی بھیجی جا رہی ہے۔ جس کا اجلاس آج صبح ڈکیو میں ہو رہا ہے۔

پاکستان نے کمیونسٹ حکومت تسلیم کر لی

کراچی ۵ جنوری حکومت پاکستان نے چین کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ کل اس سلسلے میں وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا کہ حکومت پاکستان پیکنگ میں قائم شدہ عوامی حکومت کو تسلیم کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ مشترکہ مفادات کے تمام معاملات میں دونوں حکومتوں میں باہم دوستانہ اور تعاون کے تعلقات سے کام لیا جائیگا

لیک سیکس

لیک سیکس ۵ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سلامتی کونسل کی آئندہ کارروائی ۱۱ / ۱۲ جنوری سے پہلے شروع نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ کونسل کے صدر مسٹر میکناٹن ۱۰ جنوری تک واپس نہ آ سکیں گے۔

نئے اعلان کا انتظار کیجئے

لاہور ۵ جنوری۔ کچھ عرصہ قبل حکومت مغربی پنجاب نے اعلان کیا تھا کہ باسمتی چاول کی خرید کا تخمینہ پورا ہو چکنے کے سبب اس کی مزید خرید کے امکانات اس وقت تک نہ رہیں گے جب تک کہ تخمینہ میں اضافہ نہ کیا جائے۔ چونکہ حکومت نے باسمتی چاول کی خرید کے تخمینہ میں اضافہ کر دیا ہے۔ اسلئے عوام کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ اب باسمتی چاول کی خریداری کنٹرول نرخ پر اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے کوئی اعلان نہ کیا جائے۔

ترکی اور پاکستانی افسروں کا تبادلہ

لاہور ۵ جنوری۔ ترکی اخبار نویس مس پیمان فطرمان نے انکشاف کیا کہ پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے ترکی افواج کے کمانڈر انچیف کو دونوں ملکوں میں باہم فوجی افسروں کے تبادلے کے متعلق تجویز کیا ہے۔

بون پارلیمنٹ میں خفیہ مائیکروفون

پوشیدہ طور پر اطلاع حاصل کرنے کا اشتراکی طریقہ

بون ۵ جنوری۔ بون پارلیمنٹ کی عمارت کے بعض ایسے کمروں میں پوشیدہ جگہوں پر مائیکروفون لگے ہوئے پائے گئے ہیں۔ جہاں جرمن سیاستدان بیٹھ کر حلیفوں سے اہم فیصلہ اور ایسے ہی دوسرے رازدارانہ معاملات پر خفیہ مذاکرات کرتے ہیں۔

یہ معلوم ہونے کے بعد کہ پارلیمنٹ کے اشتراکی ارکان کو جن کے دفاتر بھی اسی عمارت میں ہیں خفیہ معاملات کی پہلے ہی سے اطلاع ہو جاتی تھی۔ بہ تلاز م ... افسروں نے جرمن پولیس کے ساتھ مل کر تفتیش کی اور اس کا پتہ چلایا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ مائیکروفون کے تار بجلی کے اس مستری نے بچھائے ہوں گے۔ جسے برلن کی ایک کمپنی نے پارلیمنٹ کی نئی تعمیر شدہ عمارت میں بجلی لگانے کے کام کی نگرانی کے لئے بھیجا تھا اس آدمی کے متعلق یہ معلوم ہے کہ یہ جرمنی کے روسی حلقہ کی سوشلسٹ یونین جماعت کا رکن رہ چکا ہے۔ اب پھر برلن واپس جا چکا ہے۔

کل ایک پریس کانفرنس میں وزیر اعظم اڈینار نے مضرت رساں کارروائیوں کے انسداد کے لئے اسپیشل جرمن پولیس کے قیام کی تجویز کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ (اسٹار)

فیڈرل کورٹ کیلئے نئی تقرریاں

لاہور ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جسٹس محمد شریف (لاہور ہائی کورٹ) اور مسٹر جسٹس شہاب الدین (ڈھاکہ ہائی کورٹ) کو فیڈرل کورٹ پاکستان کے بینچ کے ارکان کے طور پر لیا جا رہا ہے اس سے پہلے اس سلسلے میں ڈھاکہ ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس محمد اکرم کا نام لیا جا رہا تھا لیکن اب ان کے متعلق قیاس یہ ہے کہ انہیں سر فریڈرک بورن کی جگہ مشرقی بنگال کا گورنر لگایا جا رہا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جسٹس کارنیلیس (لاہور ہائی کورٹ) کو پاکستان کی وزارت قانون کا سیکرٹری لگایا جا رہا ہے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے لاہور ہائی کورٹ میں جو جگہ خالی ہو گی اسے وکلاء کے زمرے میں سے پر کیا جائیگا اس کیلئے ... لیگل ریممبرنسر مسٹر صوفی اور ایڈووکیٹ جنرل ... شبیر احمد ...

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دلیٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل —— لاہور

۶ دسمبر ۱۹۵۰ء

حکومت پاکستان کی خدمت میں اہم گزارش

روزنامہ "زمیندار" ۵ جنوری کے صفحہ ۳ پر کسی ڈاکٹر حکیم عنائت اللہ صاحب نسیم سوہدروی کا ایک مضمون "مرزائیوں کو جداگانہ اقلیت قرار دیا جائے" اور "حکومت پاکستان کی خدمت میں اہم گزارش" کے دہرے عنوان کے زیر شائع ہوا ہے۔ اس کے آغاز میں مضمون نگار تحریر فرماتے ہیں:-

"زمیندار مورخہ ۱۰ دسمبر کے مقالہ افتتاحیہ سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ امت مرزائیہ کے متوسلین نے کسطرح پاکستان کو نقصان پہونچایا۔ اور محض قادیان کو کھلا شہر قرار دلوانے کے لئے آنریبل وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے مرزائیوں کو علیحدہ اقلیت قرار دے کر گورداسپور کے انڈین یونین میں شمولیت کے کس طرح سامان فراہم کئے؟ یہ واقعہ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے وغیرہ وغیرہ"

ہم بادب حکومت پاکستان کی خدمت میں یہ اہم گزارش کرتے ہیں کہ کیا یہ بات حکومت کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیا وجہ ہے کہ اس کے ایک معتمد رکن پر اتنا سنگین الزام لگایا جا رہا ہے۔ اور وہ ہے کہ ٹس سے مس نہیں کرتی۔

سوال ہے کہ اگر یہ الزام صحیح ہے تو کیا وہ پبلک کے سامنے مجرم نہیں کہ اس نے ایسے مجرم کو نہ صرف کھلا چھوڑ رکھا ہے۔ بلکہ وزارت خارجہ کا قلمدان اس کے سپرد کر رکھا ہے حکومت اس پر کیوں مقدمہ نہیں چلاتی۔ اور کیوں اس مجرم کو کیفر کردار تک نہیں پہنچاتی۔ اور اگر یہ الزام جھوٹا ہے تو وہ کیوں اس کی تردید نہیں کرتی۔ اور اپنے ایک معتمد رکن پر جھوٹا الزام لگانے والوں کی کیوں باز پرس نہیں کرتی؟ کیا ایسے رویہ سے کسی حکومت کا وقار قائم رہ سکتا ہے؟ یہ الزام نہ صرف احراریوں کے اخبار آزاد بلکہ زمیندار لاہور ہفت روزہ الاعتصام گوجرانوالہ اور بعض دیگر اخبارات میں بار بار دوہرایا جا رہا ہے۔ اور ملک کے طول و عرض میں تقریروں کے ذریعہ پھیلایا جا رہا ہے۔ کیا حکومت اس سے واقف ہے؟

تعاون علی البر

گالیوں سے جواب کا آغاز کا شرف تو ہمیشہ سے "اسلامی جماعت" کہلانے والوں کو حاصل ہی ہے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ طرز نگاری کا استعمال بھی انہی کا حصہ ہے۔ چنانچہ ہم نے کچھ دن ہوئے الفضل میں "انتخابات اور صالحیت" کے زیر عنوان چند غداتی باتیں لکھی تھیں۔ کوثر کے ایڈیٹر صاحب نے جن کو جناب مودودی صاحب سے قرآن کریم کی آیات اور شریعت اسلامیہ کو توڑ نے مروڑ نے کی عادت پڑی ہوئی ہے اپنی غلط باتوں کو شریعت کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

ہمارے پاس طرز نگاری اور فصیح و بلیغ گالیوں کا تو کوئی جواب نہیں۔ لیکن عرض ہے کہ ہم نے تو صرف نام نہاد اسلامی جماعت کے ادعا اور طرز عمل میں تضاد کو واضح کیا تھا اور بتایا تھا کہ جس نظام کو وہ سراسر طاغوتی سمجھتی ہے۔ اور زبانی تو یہ کہتی ہے کہ ایسے نظام سے کسی قسم کا تعاون خلاف اسلام ہے۔ اب صالحیت کو برسر اقتدار لانے کے پردے میں اسی نظام کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ ہو رہی ہے۔ اور اس طرح گڑ کھاؤں گلگلوں سے پرہیز کا مصداق بن رہی ہے۔

جہاں تک اس جماعت کے موجودہ طرز عمل کا تعلق ہے اگر فتنہ و فساد سے مبرا ہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہمارا اپنا اعتقاد یہی ہے کہ نظام حکومت خواہ کتنا بھی باطل ہو۔ اگر ہم اسکو قانونی طریقوں سے مٹا کر اس کی جگہ پر صحیح نظام قائم نہیں کر سکتے تو جہاں تک اس نظام میں اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کی گنجائش ہو۔ اس حد تک ایسے نظام سے تعاون علی البر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ اگر اس سے بہتر نظام جلد قائم نہ ہو سکتا ہو۔ تو ایسے نظام کو تقویت دینا جائز ہے۔ خاصکر جب یہ ڈر ہو کہ اس کے مٹنے کے بعد اس سے بھی بدتر حالت پیدا ہو جائیگی۔

دوسرا اصول جو اسی اصول سے نکلتا ہے یہ ہے کہ اسلام نے فتنہ و فساد کو قتل سے بھی زیادہ سخت بیان کیا ہے۔ اور کسی باطل نظام کو بھی ایسے طریقوں سے مٹانے کی کوشش کرنا جس سے ملک میں انارکی کے پھیلنے کا خوف ہو۔ چونکہ اسی طرح پہلے نظام سے بھی بدتر حالت رونما ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اسلام میں ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

ہم دیکھتے آئے ہیں کہ مودودی صاحب زبانی تو یہی کہتے رہے ہیں۔ اور شائد اب بھی کہتے ہیں کہ تلوار کے ذریعہ باطل نظام مٹانا فرض ہے۔ مگر عملی طور پر ہمیشہ وہی کرتے رہے ہیں جو ہم کہتے اور کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں صالح لوگوں کو بغیر فتنہ و فساد برپا کئے کسی نظام میں بھی برسر اقتدار لانا اچھا کام ہے۔ ہمیں جس بات پر اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ جس قانون کو آپ کل دھتکارتے تھے وہی قانون آج قابل تعاون کس طرح ہو گیا۔

لطیفہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص بکریاں چرا کر ذبح کر ڈالتا کھال صدقہ کر دیا کرتا اور گوشت آپ رکھ لیتا ایک دوست نے پوچھا تو کہا بات یہ ہے کہ چوری کا گناہ تو اس ثواب سے زائل ہو جاتا ہے۔ جو کھال صدقہ کرنے سے ملتا ہے اور گوشت مجھے نفع میں پڑ جاتا ہے۔ یہی حال نام نہاد جماعت اسلامی کا ہے۔ پوچھا جائے کہ بھئی اب اس طاغوتی قانون سے تعاون کس طرح جائز ہو گیا تو کہتے ہیں قرار داد مقاصد جو پاس ہو چکی ہے۔ گویا طاغوتی قانون سے تعاون کا گناہ تو قرار داد مقاصد سے دھل گیا اور تعاون سے جو فائدہ حاصل ہوا وہ مفت میں رہا۔

مولانا یہ سب فریب نفس ہے۔ نظام اب بھی وہی ہے۔ جس کو آپ مسلم لیگ کے فیصلہ کن انتخابات میں ٹھکرا چکے ہیں۔ محض قرار داد مقاصد کے پاس ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ ایک طرف تو قرار داد مقاصد کی دھجیاں اڑاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کی پناہ لیتے ہیں۔ وہی شتر مرغ والی چال نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ ہے نتیجہ قرآن کریم کی پاک آیات میں اپنی من گھڑت معنے ٹھونسنے کا اور ان الحکم الا للہ کی غلط توجیہہ کرنے کا۔ صراط مستقیم وہی ہے جس کی نشاندہی اس زمانہ کے امام ہمام علیہ السلام نے قرآن کریم کی روشنی میں کی ہے۔ جو بھی اس سے الگ راہ نکالنے کی کوشش کریگا بھٹکیگا۔ اور ٹھوکر کھا کر گریگا۔

وعدے جلد بھجوائے جائیں

تحریک جدید کے وعدوں کی ابھی تک بہت کم فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔ اب جبکہ دوست جلسہ سالانہ کے بعد واپس اپنی اپنی جگہ پہنچ چکے ہیں عہدہ دار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد مرتب فرما کر ارسال فرمائیں۔

احباب حضور کے اس ارشاد کو خصوصیت سے مدنظر رکھیں کہ دفتر دوم کی آمد کا کم از کم پانچ لاکھ تک پہنچانا تبلیغی کاموں کو احسن طور پر چلانے کے لئے نہائت ضروری ہے۔ اور اس کے لئے حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جماعت کے ہر نوجوان کو جو اب برسر روزگار ہو چکا ہے تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل کیا جائے۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ سعیدہ بیگم کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ نقاہت بے حد ہے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت خصوصیت کے ساتھ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل کے ساتھ دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ (۲) میری لڑکی نصرت جہاں بیگم عرصہ ۲½ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالحق ناصر درویش قائد خدام الاحمدیہ سوڈی گلی منٹگمری (۳) میرا لڑکا سید مسعود احمد بخاری کراچی میں بہت بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ سید غلام حسین بھلوال

قادیان میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ سالانہ —— پرسوز دعاؤں اور عبادتوں کے ایام

پاکستانی اور ہندوستانی احمدیوں کی درویشان قادیان سے ملاقات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام —— بزرگان سلسلہ اور مبلغین کی ایمان افروز تقریریں

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری سابق مبلغ سیرالیون)

قادیان روانہ ہونے والا قافلہ جو معہ دو ڈرائیور اور کلینرز ۵۴ افراد پر مشتمل تھا رتن باغ لاہور سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پرسوز دعا کے ساتھ ۲۵ دسمبر کو قریباً نو بجے روانہ ہو کر ساڑھے دس بجے واہگہ بارڈر پر پہونچا۔ مجسٹریٹ صاحب کی انتظار میں کچھ وقت مغلپورہ ۔۔ پل کے پاس ٹھہرنا پڑا۔ بارڈر پر حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور بہت سے دوسرے احباب کے علاوہ مسٹر جعفری ڈی سی لاہور اور مسٹر M.G. چیمہ مجسٹریٹ بھی پہونچے ہوئے تھے۔ اور ہماری روانگی تک وہاں رہے۔ بارڈر کی ہندوستانی پولیس کی معمولی چیکنگ اور کسٹم کے رسمی امور طے ہونے کے بعد ۱۱-۳۵ پر قافلہ وہاں سے چل پڑا۔ بارڈر پر ہندوستانی افسروں کا رویہ اور سلوک بہت اچھا تھا۔ اور پولیس کی دو جیپ کاریں ہماری لاریوں کے آگے اور ایک پیچھے تھی۔ اس کے علاوہ دونوں لاریوں میں بھی تین تین مسلح سپاہی تھے۔ جو قادیان ہمارے ساتھ رہے۔ ویرکہ سٹیشن کے پاس لاریاں چند منٹ کے لئے کھڑی ہوئیں۔ بہت سی سکھ پبلک جمع ہو گئی۔ اور دلچسپی سے ہمیں دیکھتی رہی۔ اس کے بعد بٹالہ میں قادیان جانے والی سڑک پر لاریاں کھڑی ہوئیں۔ وہاں ہمارے دو درویش بھائی استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جو وہاں سے ہمارے ساتھ ہو لئے۔ اس کے بعد نہر کے پل پر ایک گھوڑی سوار اور چند سائیکل سوار درویش استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جو وہاں سے لاریوں کے آگے پیچھے ہو لئے۔ جونہی کہ احباب کی نظریں قادیان کے منار اور مقدس بستی پر پڑیں۔ احباب نے نہایت رقت سے انفرادی دعا شروع کر دی۔ اور رقت میں بعض کی چیخیں نکلی جا رہی تھیں۔ سوا ایک بجے لاریاں بمعہ اسکورٹ بہشتی مقبرے کے باغ سے کچھ فاصلے پر جہاں کہ امیر جماعت قادیان اور دیگر تمام درویش قافلہ کی انتظار میں صف آرا تھے پہنچیں اور احباب نے یکے بعد دیگرے ان سے مصافحہ و معانقہ کیا عجیب منظر تھا اتنی دیر کے بعد آپس میں ملنے اور اس وقت کے منظر اور خوشی اور غم کے مشترکہ جذبات نے جانبین پر عجیب کیفیت طاری کر دی دل پگھل رہے تھے۔ ہر ایک کی آنکھیں پُرنم تھیں اور نہایت اشتیاق سے احباب ایک دوسرے سے نیز اپنے لواحقین اور رشتہ داروں سے گلے مل رہے تھے۔ اس کے بعد مکرم امیر جماعت صاحب کی قیادت میں احباب قافلہ اور تمام درویش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور حضرت امیر صاحب نے دعا شروع کرائی۔ ان کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے سے پہلے ہی حضور کے مزار پر نظر پڑتے ہی احباب کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ دعا شروع ہونے کی انتظار میں احباب کے چہروں پر عجیب سماں تھا۔ اور جیسا کہ غالب نے کہا ہے ؎

اک ذرا چھیڑیئے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے

یوں معلوم ہوتا تھا کہ احباب کے سینوں میں ایک جوش اور جذبات کا بحر ذخار ہے جسے وہ بہانے کے لئے بے تابی سے منتظر ہیں۔ دعا شروع ہونے کے بعد ایک سیکنڈ بھی گزرنے نہ پایا۔ کہ ایک نہایت پُردرد چیخ و پکار اور گریہ وزاری سے تمام فضا گونج اٹھی۔ اور شمع احمدیت کے پروانے اپنے آقا کے مزار پر یوں چیخے اور بلبلائے جیسے ایک کھوئی یا گم ہوئی ماں کا بچہ مدتوں کی جدائی کے بعد اپنی ماں پر نظر پڑتے ہی روتا ہے۔

اس لمبی دعا کے بعد تمام دوست مدرسہ احمدیہ میں آئے۔ جہاں کہ سب نے کھانا کھایا۔ اور پھر وضو کر کے نماز کے لئے مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد مبارک میں حاضر ہوئے۔ اور احباب نے حسب توفیق نوافل ادا کئے۔ نمازیں جمع ہونے کے بعد مقامی احباب میں سے ذمہ وار احباب ریلوے سٹیشن پر ہندوستان سے آنے والے بھائیوں کے استقبال کے لئے تشریف لے گئے۔ ہندوستان کے مختلف صوبوں سے آمدہ بھائیوں کا قافلہ ۱۳۷ افراد پر مشتمل تھا۔ جو دہلی لکھنؤ حیدر آباد دکن۔ بہار کلکتہ اور کشمیر وغیرہ سے تشریف لائے تھے۔ اس قافلے کا استقبال مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کی دوکان کے پاس اس چوک میں کیا گیا۔ جہاں سے دارالانوار کو سڑک جاتی ہے۔ درویش اور پاکستانی مہمان قطاروں میں کھڑے تھے۔ اور آنے والے دوست باری باری ہر ایک سے ملکر آگے مہمان خانہ کی طرف چلتے جاتے تھے۔ ملاقات کے وقت ہر چھوٹے بڑے کی آنکھیں پُرنم تھیں۔ بعض بزرگوں کی ڈاڑھیاں آنسوؤں سے تر تھیں۔ اور ان کے آنسو اور ہچکیاں تھمنے میں نہ آتی تھیں۔ مہمان خانہ میں کھانا کھانے کے بعد یہ قافلہ حضور کے مزار پر مکرم امیر صاحب کی قیادت میں گیا۔ سب مہمانوں کا انتظام مہمان خانہ و مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ احمدیہ اور دار المسیح میں کیا گیا ہے۔ رات کا کچھ حصہ سونے کے بعد اکثر دوست سحری کے وقت مسجد مبارک میں آ گئے۔ اور نماز صبح سے قبل باجماعت نماز تہجد میں شامل ہوئے۔

جلسہ حسب اعلان ۲۶ر دسمبر کو دس بجے صبح حضرت مولانا سرور شاہ صاحب رضؓ کے مکان کے سامنے زنانہ جلسہ گاہ میں شروع ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب مقامی نے مختصر اور مؤثر تقریر اور دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح کیا۔ اور جلسہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر قافلہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ سب سے پہلے شیخ صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا السلام علیکم دوستوں تک پہونچایا۔ تمام احباب نے نہایت رقت آمیز جذبات اور لہجہ میں وعلیکم السلام کہا۔ اس کے بعد مکرم شیخ صاحب نے حضور کا پیغام مختصر الفاظ میں دوستوں تک پہونچایا جس میں احباب قادیان کو صبر و استقلال اور قادیان کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے اور اپنے ان احمدی بھائیوں کے لئے دعا کرتے رہنے کا ارشاد فرمایا جو قادیان کی زیارت سے محروم ہیں۔

مکرم شیخ صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم محمد یونس صاحب اسلم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی نظم

دل دے کے ہم نے انکی محبت کو پا لیا
بیکار چیز دے کے دُرِ بے بہا لیا

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد مکرم عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال نے ہستی باری تعالیٰ پر مبسوط تقریر فرمائی۔ اور عقلی و نقلی دلائل سے خدا تعالیٰ کی ہستی ثابت کرنے کے علاوہ بعض اعتراضات کا بھی جواب دیا۔

مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز کے بعد حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جو ہندوستانی قافلہ کے ساتھ حیدر آباد سے تشریف لائے تھے سٹیج پر تشریف لائے۔ اور ذکر حبیب پر نہایت مؤثر اور روحانیت سے پُر تقریر فرمائی۔ سٹیج پر آتے ہی آپ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ جیسے کوئی آہیں مار کر زور زور سے رونے لگ جاتا ہے۔ اس طرح آپ نے روتے ہوئے یہ شعر پڑھ کر کہ ؎

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانئے کیا یاد آیا

نہایت دردمندانہ طور پر پڑھ کر سب دوستوں کو رلا دیا آپ کی تقریر پہلے سے ٹریکٹ کی صورت میں چھپی ہوئی تھی۔ اور نہایت سکون و اطمینان سے سنی گئی۔ مکرم شیخ صاحب کی آواز ماشاء اللہ پہلے ہی بلند ہے۔ اور پھر لاؤڈ سپیکر پر اور بھی بلند ہو کر گونجی۔ آخر میں انہوں نے اپنی صحت اور انجام بخیر ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

آپ کے بعد مکرم مولوی محمد شریف صاحب امینی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر مفصل تقریر فرمائی۔ اور حضور کے بڑے بڑے کارناموں کو واضح طور پر بیان کر کے غیر مسلم لیڈروں کی تحریروں میں ان کا اعتراف ثابت کیا۔ اس اجلاس میں ۲۰۰ کے قریب غیر مسلم اصحاب شامل ہوئے کل حاضری ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ کئی معزز ہندو سکھ اصحاب کے علاوہ لوکل پولیس اور افسران بھی تھے۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر بھی بڑی دلچسپی سے سنی گئی۔ آپ کی آواز اس قدر بلند تھی کہ لنگر خانہ میں سنائی دے رہی تھی۔ اس اجلاس میں مکرم میجر جنرل راجہ عبد الرحمٰن صاحب ڈپٹی ہائی کمشنر فار پاکستان ان انڈیا بھی تشریف لائے اور تقاریر سنتے رہے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے بعض ریزولیوشن پیش کئے۔ جن کی تائید مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی نے کی۔

(باقی)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام مسیح موعود)

ہالینڈ میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام

لیکچروں کے ذریعے اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ۔ انڈونیشین لیڈروں سے ملاقات۔ ایک خاتون کا قبول اسلام

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبشر مبلغ ہالینڈ)

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اسکی دی ہوئی توفیق کے مطابق اس ماہ بھی مختلف ذرائع سے لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ اپنی کارروائی کا مختصر سا خاکہ ذیل میں احباب کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ تا احباب اپنی دعاؤں میں ہمارے مشن کو یاد فرماتے رہیں۔

(۱) **لیکچرز:۔** اس ماہ میں ڈیلفٹ کے ہائی سکول اور روٹرڈم کے اقتصادیات کے ہائی سکول کے طلباء کی طرف سے ان کے ہاں لیکچرز کرنے کی دعوت ملی۔ کہ ہم ان کے ہاں جا کر اسلام کی تعلیم پر تقاریر کریں۔ ان کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے لیکچروں کی تیاری وغیرہ شروع کر دی۔ روٹرڈم میں مکرم حافظ صاحب نے اسلام کی تعالیم پر تقریر فرمائی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے ایمانیات اور عملیات اسلام پر خاص طور پر بحث فرمائی۔ آخر میں احمدیت سے بھی نہایت اچھے پیرایہ میں تعارف کروایا۔ بعد میں طلباء نے ایک گھنٹہ تک مختلف امور کے متعلق سوالات کئے۔ جن کے جوابات مکرم حافظ صاحب نہایت ہی سنجیدگی اور متانت سے دیتے رہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس لیکچر کا نہایت ہی اچھا اثر رہا۔ بعد میں انفرادی طور پر بھی طلباء کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ جس میں خاکسار کو بھی حصہ لینے کی توفیق ملی۔ مکرم حافظ صاحب کو تین چار طلباء کے ساتھ مسئلہ طلاق پر گفتگو کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ ڈیلفٹ کے ہائی سکول کے طلباء کی کلب کے سامنے خاکسار کو اسلام کے متعلق تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے بعض چیدہ چیدہ واقعات پیش کرتے ہوئے مختصر سے الفاظ میں آپ کے سوانح حیات پر روشنی ڈالی۔ اسلام کا مقصد بیان کیا۔ اور پھر اس وقت عربوں کی بدحالی اور پھر حضور کے ذریعہ واقع ہونے والی تبدیلی کو پیش کیا۔ بعد میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا۔ لیکچر کے بعد طلباء کو سوالات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ طلباء نے نہایت ہی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ سوالات کئے۔ جن کے جوابات حسب موقعہ دیئے گئے۔ بعد میں انفرادی طور پر بھی گفتگو ہوتی رہی۔ مکرم حافظ صاحب بھی طلباء کی ایک پارٹی کے ساتھ آدھ گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے طلباء پر اچھا اثر رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس دفعہ بغیر خرچ کئے دو لیکچروں کا انتظام ہو گیا۔ اور پھر سمجھدار طبقہ کے سامنے تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دراصل یہ لوگ صدیوں سے عیسائیت کی تعلیم کے اثر کے نیچے ہونے کی وجہ سے نئی اور عقلی باتوں کو سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے جو عقائد انہوں نے اپنے والدین سے لئے ہیں۔ انہیں پر جمے ہوئے ہیں۔ باوجود اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے پھر بھی غیر معقول باتوں پر اس طرح اڑے ہوئے ہیں۔ کہ باوجود اپنے عقائد کی کمزوری کا علم ہونے کے انہیں چھوڑنے کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے۔ اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ جو ان لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر سکتا ہے۔ ورنہ یہ لوگ خود بخود اتنی بڑی تبدیلی کرتے معلوم نہیں ہوتے۔ احباب اپنے ان بھائیوں کی ہدایت کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالےٰ انہیں عقیدہ تثلیث سے نجات دے کر توحید پر قائم کرے۔

(۲) **تربیتی اجلاس:۔** ہر ہفتہ بدھ کی شام کو تربیتی اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ جن میں بعض مسائل پر تقاریر بھی ہوتی رہیں۔ علاوہ ازیں احباب مختلف قسم کے مسائل دریافت کرتے رہے۔ ہر اجلاس قریباً تین گھنٹہ تک جاری رہتا رہا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ اجلاس بہت حد تک مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ احمدی احباب کو ایک دوسرے کے ساتھ واقفیت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔

(۳) **انفرادی تبلیغ:۔** (۱) دارالتبلیغ پر تشریف لانے والے احباب:۔ اس ماہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کافی احباب دارالتبلیغ پر تشریف لائے۔ اور مختلف اسلامی مسائل سے واقفیت حاصل کرتے رہے۔ مندرجہ ذیل احباب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسٹر ولیوں قریباً ہر ہفتہ ہی تشریف لاتے رہے۔ اور بہت دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ ہمارا بہت سا لٹریچر پڑھ چکے ہیں۔ بہت سے کاموں میں ہماری مدد کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ابھی تک قدم نہیں اٹھا رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ نوجوان نہایت ہی قابل اور سعید فطرت ہیں۔ تین چار دفعہ مسٹر کرز تشریف لائے۔ جن کے ساتھ بھی کافی دیر تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ یوگوسلاویہ کے ایک غیر احمدی دوست ابراہیم صاحب بھی دو دفعہ تشریف لائے۔ اور کافی دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ ہمارے عقائد کے ساتھ بہت حد تک اتفاق رکھتے ہیں۔ وفات مسیح کے قائل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ عیسائی ہیں۔ وہ بھی اسلام اور احمدیت کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ امید ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد اسلام قبول کر لیں گی۔ ایک دن روٹرڈم سے ایک تھانیدار صاحب ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ جن کے ساتھ تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دوست مصطفیٰ صاحب جو مراکو سے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ملنے کے لئے آتے رہے۔ قریباً ہر جمعہ پر تشریف لے آتے ہیں۔ انہیں بھی آہستہ آہستہ احمدیت سے روشناس کرایا جا رہا ہے۔ ایک دفعہ ایک وکیل صاحب ایک دور کے شہر سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ قریباً تین گھنٹہ تک ان کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ بہت سے مسائل زیر بحث آئے۔ ایک دفعہ مسز کانخ تشریف لائیں۔ جن کے ساتھ کچھ دیر تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں محترمہ جمیلہ جو کچھ عرصہ کے لئے یونان سے یہاں تشریف لائی ہوئی تھیں۔ دو تین دفعہ دارالتبلیغ پر تشریف لا کر یونان وغیرہ کے حالات بتاتی رہیں۔ اور نماز کے اسباق بھی لیتی رہیں۔

ب۔ **دوسروں کے گھروں پر:۔** خاکسار کو ایک دفعہ ایک صاحب کے ہاں جا کر دو گھنٹہ تک تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ دوست نہایت ہی خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک دن ایک دوست سٹیلے دارخن کے ہاں گیا۔ ان کے ساتھ اڑھائی گھنٹہ تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ بہت سے مسائل زیر بحث آئے۔ مسئلہ "عورت کی حیثیت اسلام میں" اور جہاد وغیرہ خاص طور پر زیر بحث آئے۔ انہوں نے پھر بھی ملنے کی خواہش کی۔ تین دفعہ خاکسار کو مسز اسبرد کر یونیورسل لیگ کی وائس پریذیڈنٹ کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان پر اسلامی تعلیم کا بہت اچھا اثر ہے۔ ایک دن کہنے لگیں۔ کہ ہمیں تو معلوم ہی نہیں تھا کہ اسلام اس قسم کی تعلیم پیش کرتا ہے۔ ہمارے نزدیک تو تلوار اور جبر ہی اسلامی تعلیم کا خلاصہ تھا۔ یہ بہت قابل خاتون ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرماوے تو بہت حد تک ہمارے مشن کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ ایک دفعہ خاکسار کو مسز ساوتر کے ہاں جا کر دو گھنٹہ تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ ان کے بعض دوستوں کے ساتھ تعارف پیدا کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ دو تین دفعہ راٹرس کے ہاں جا کر دو گھنٹہ تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ جہاں ان کے بعض اور رشتہ داروں سے بھی واقفیت پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دن ایک دوست کے ساتھ اسلام میں عورت کی حیثیت کے موضوع پر خاص طور پر گفتگو ہوئی۔ دو تین دفعہ یوگوسلاوی غیر احمدی دوست کے ہاں جا کر گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ وفات مسیح اور مسئلہ ختم نبوت پر خاص طور پر بحث ہوتی رہی۔ دو تین دفعہ مسز سلاسٹر کے ہاں جانے کا موقعہ بھی ملا۔ دو دفعہ مسٹر زمرمن کے ساتھ بعض مسائل پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔

(۴) **ایک فرد کا قبول احمدیت۔** اس ماہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خاتون مسز سلاسٹر نے اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ ان کا اسلامی نام رشیدہ تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور اسلامی تعلیم پر چلنے کی توفیق دے۔ انہوں نے اس ماہ نصف کے قریب نماز بھی یاد کر لی ہوئی ہے۔ اور ڈچ زبان میں قرآن مجید کا مطالعہ بھی کر رہی ہیں۔ دوسرے احمدی احباب کے لئے بھی ایک حد تک نمونہ بن رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور بھی توفیق عطا فرمائے۔ اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔

(۵) **انڈونیشین لیڈروں سے ملاقات:۔** گول میز کانفرنس کے اختتام پر انڈونیشین لیڈروں نے ایک دعوت کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ہمیں بھی ان کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا۔ خاکسار کو وہاں [illegible] کا موقعہ ملا۔ پرائم منسٹر ڈاکٹر ہاتہ اور سلطان حمید کے ساتھ ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ ان کے علاوہ انڈونیشین مسلم پارٹی کے لیڈر کے ساتھ بھی کچھ دیر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ پارٹی کیا تھی۔ اسلام کے لئے عار کا موجب۔ قریباً سب نے الا ما شاء اللہ اس طرح کھلے طور پر انڈونیشین نے شراب کا استعمال کیا۔ کہ خدا کی پناہ۔ بعض شرماتے بھی تھے۔ مگر پھر بھی گلاس کے بعد گلاس پیتے چلے جاتے تھے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ان مسلم بھائیوں کو بھی اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس پارٹی پر بہت سے دیگر احباب سے ملاقات کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ بعض اخبارات کے نمائندوں کے ساتھ بھی گفتگو ہوتی رہی۔ کیتھولک چرچ کے ایک پادری صاحب کے ساتھ بھی کچھ دیر تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ وہ ایک مسلم مشن کا ہالینڈ میں موجود ہونا دیکھ کر حیران سے رہ گئے۔ کیونکہ خود انڈونیشین بھی مشنری رہ چکے ہیں۔ ان کے خیال میں اسلام کا مشنری بھیجنا بالکل ہی ناممکن تھا۔ انہوں نے دارالتبلیغ پر [illegible] آنے کا وعدہ کیا۔ مگر ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ [illegible] چرچ کے پادریوں سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔

(۶) **متفرقات:۔** [illegible] کے قریب خود [illegible] حافظ صاحب اور خاکسار [illegible] ایک ہائی سکول میں جاتے رہے [illegible] چوہدری عبداللطیف صاحب [illegible] یورپ کی کانفرنس [illegible] ہوئے بھی اور آتے ہوئے بھی کچھ دن [illegible] پاس قیام فرمایا۔ مکرم حافظ صاحب [illegible] کی کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف [illegible] آپ کو بعض ضروری امور کی سر انجام دہی [illegible] میں جانا پڑا۔ ابھی تک وہ کام نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وہ کام جلد از جلد سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ محترمہ رقیہ صاحبہ پاکستان [illegible] اخباروں کی نمائندہ کے طور پر تشریف [illegible]

باقی دیکھو صفحہ ۶ پر

"اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھائیں"

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا۔ اس کی اصل غرض صرف یہ تھی۔ کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو۔ وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی جائے۔ اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے۔

پس میری تجویز یہ ہے۔ کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب نہ ملے۔ تو اسے کھا سکو۔ اور اس غرض کے لئے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا..... پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہے اسے چاہیئے۔ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے۔ خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہوں ...... اور اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے۔

یہ چیز (امانت فنڈ تحریک جدید) چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے۔ کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے۔ اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے۔ تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے۔ اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں

غرض یہ تحریک (امانت تحریک جدید) ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔"

دوست حضور کی اس تحریک کے مطابق اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں جمع کروانے کے لئے بھجوائیں یہ روپیہ جس وقت چاہیں واپس لیا جا سکتا ہے۔ منی آرڈر اور بیمہ کے اخراجات تحریک جدید خود برداشت کرے گی۔

نائب وکیل المال تحریک جدید

امریکہ کے پہلے واقف زندگی نومسلم بھائی کے اعزاز میں

مسجد احمدیہ لندن میں جلسہ

(از مکرم مولوی مقبول احمد صاحب بی اے واقف زندگی)

مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۴۹ء کو بروز جمعہ چار بجے شام مسٹر رشید احمد کے اعزاز میں ایک استقبالیہ جلسہ زیر صدارت چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن۔ لندن مسجد میں منعقد ہوا۔ مسٹر رشید احمد پہلے واقف زندگی ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی اسلام اور احمدیت کے لئے وقف کی ہے۔ آپ اس وقت امریکہ سے پاکستان جا رہے تھے۔ تا وہاں پہنچکر مذہبی تعلیم و تربیت حاصل کریں۔ اور وہاں سے دینی علم حاصل کرکے واپس امریکہ جاکر بطور مبلغ فرائض سر انجام دیں۔

جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو کہ مسٹر عارف نعیم نے کی۔ پھر مسٹر عثمان سٹن (Mr. Osman Sutton) نے جو کہ ہمارے انگلش احمدی ہیں۔ استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ لندن کی طرف سے خیر مقدم کیا۔ اور جذبات اخوت کا اظہار فرمایا۔

مسٹر رشید احمد نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں تمام احباب جماعت کا اس عزت افزائی پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز جماعت احمدیہ امریکہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتلایا کہ کس طرح ان میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر لبیک کہنے کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ مسجد ربوہ کے سلسلے میں جس جوش اور خلوص کا اظہار جماعت احمدیہ امریکہ نے کیا۔ اس کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے کئے گئے وعدے سے کئی گنا زیادہ چندہ انہوں نے ادا کیا۔ اس کے بعد آپ نے پھر سب کا شکریہ ادا فرمایا۔ اور کہا کہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اس مقصد میں جس کے لئے میں جا رہا ہوں کامیابی عطا فرمائے۔

آخر میں امام مسجد لندن چوہدری مشتاق احمد صاحب نے فرمایا۔ کہ مسٹر رشید احمد ایسے ملک کے باشندہ ہیں۔ جو کہ مادیت میں انتہائی طور پر ترقی یافتہ ملک ہے۔ مگر اس کے باوجود روحانی دنیا کی طرف میلان اور پھر خصوصاً زندگی وقف کرنا ایک نہایت ہی بڑی قربانی ہے۔ اور نہایت نیک مقصد۔ مگر ایک بات بطور نصیحت مسٹر رشید احمد کو عرض کرتا ہوں کہ ربوہ میں (جو ہمارا مرکز ہے) انہیں وہ آسائش اور راحت کی زندگی ہرگز میسر نہ ہوگی۔ جس کے وہ امریکہ میں عادی ہو چکے ہیں۔ وہاں پر موجودہ راحت کے سامان۔ بجلی۔ گیس۔ پختہ سڑکیں پکے مکانات وغیرہ ہرگز میسر نہ ہوں گے۔ اور اس طرح انہیں بظاہر مشکل نظر آنے والی تکالیف کا سامنا ہوگا۔ مگر انہیں اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ انہیں وہاں کی اس خوبی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو ربوہ کے سوا اور کسی جگہ کو حاصل نہیں۔ اور وہ ان اصحاب و احباب جماعت کی صحبت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے تعلق یافتہ ہیں۔ اور جو اسلام کے سب سے زیادہ ہمدرد اور خیر خواہ یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ اگر وہاں پر وہ ان اصحاب کی صحبت سے اور خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت سے مستفیض ہوں۔ تو وہ بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کے نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ صفحہ ۴)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اخلاص وغیرہ میں ترقی کر رہے ہیں۔ نماز کے اسباق بھی لے رہی ہیں مسٹر افو رخان وانگ نصف سے زائد نماز یاد کر چکے ہیں۔ اور اب قاعدہ یسرنا القرآن بھی پڑھ رہے ہیں۔ کسی حد تک الفاظ پڑھنے کے قابل ہو چکے ہیں۔ امید ہے کہ اللہ کے فضل سے کچھ عرصہ کے بعد قرآن مجید پڑھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ محترمہ رشیدہ سلاسٹر بھی نصف سے زیادہ نماز یاد کر چکی ہیں۔ اب قاعدہ یسرنا القرآن بھی شروع کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور دوست بھی قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں یہ دوست ابھی تک مسلمان نہیں ہیں۔ محترمہ نادرہ فنری بہت حد تک ہمارے ساتھ تعاون کرتی رہتی ہیں۔ ڈچ زبان میں لیکچروں کی تیاری انہیں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزاء خیر دے۔ ان کے خاوند ابھی تک مسلمان نہیں ہیں۔ مگر وہ اپنے لڑکے اور لڑکی کو ابھی سے اسلامی طور پر تربیت کر رہی ہیں۔ انہیں کھانے سے قبل بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کی تلقین کرتی رہتی ہیں۔ کلمہ بھی سکھلا چکی ہیں۔ ان کا لڑکا اب قاعدہ یسرنا القرآن بھی شروع کر رہا ہے۔ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے بچوں کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے نیز ان کے خاوند کی ہدایت کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں تا اللہ تعالےٰ انہیں بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبلیغی لٹریچر کی اشاعت اور احباب کا فرض

احباب جماعت کو علم ہے۔ کہ صیغہ نشر و اشاعت ہر سال بے شمار تبلیغی اشتہارات مختلف زبانوں میں مثلاً اردو۔ عربی۔ انگریزی۔ ہندی اور گورمکھی وغیرہ میں چھپوا کر تقسیم کرتا ہے۔ یہ صیغہ مشروط بآمد ہے یعنی احباب جماعت سے چندہ حاصل کرکے لٹریچر چھپوایا جاتا ہے۔ جو غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں تقسیم ہوتا ہے۔

آج کل جو لوگ زبانی بات چیت نہیں کرتے۔ عموماً لٹریچر پڑھ لیتے ہیں۔ اور زبانی بات کی نسبت لٹریچر کو ترجیح دیتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ہماری طرف سے وسیع پیمانہ پر تبلیغی اشتہارات شائع ہوتے رہیں۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کہ احباب جماعت فراخدلی سے صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد فرمائیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغی اشتہارات کی تاکید فرمائی۔ بلکہ حضور علیہ السلام نے جس الٰہی کارخانہ کی بنیاد خدا تعالیٰ کے حکم سے رکھی۔ اس کی پانچ شاخیں بیان فرمائیں۔ اور اس کارخانہ کی دوسری شاخ ہی تبلیغی اشتہارات بیان فرمائی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف "فتح اسلام" میں فرمایا:-

"دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الٰہی اتمام حجت کی غرض سے جاری ہے۔ اور اب تک بیس ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات (بوقت اشاعت فتح اسلام۔ ناقل) اسلامی حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ شائع ہوتے رہیں گے۔"

پھر فرمایا: "اگر پانچ مومن ذی مقدرت اس وقت کو پہچان لیں۔ تو ان پانچ شاخوں کا اہتمام اپنے اپنے ذمہ لے سکتے ہیں۔ اے خدا اے خدا تو آپ ان دلوں کو جگا۔ اسلام پر ابھی ایسی مفلسی طاری نہیں ہوئی۔ تنگدلی ہے ایسی تنگدستی نہیں۔ اور وہ لوگ جو کامل استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ بھی اس طور پر اس کارخانہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ جو اپنی طاقت مالی کے موافق ماہواری امداد کے طور پر عہد پختہ کے ساتھ کچھ نذر اس کارخانہ کی کریں۔ کسل اور سرد مہری اور بدظنی سے کبھی دین کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ بدظنی ویران کرنے والی گھروں کی اور تفرقہ میں ڈالنے والی دلوں کو کی ہے۔ دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی بارہا جماعت کو لٹریچر کی اشاعت کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ اس آواز کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں پہنچی۔ دوسروں تک پہنچائیں۔ اور اس الٰہی کارخانہ کی دوسری شاخ کو قائم رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں۔

نوٹ:- اس سلسلہ میں جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کو بد نشر و اشاعت بھجوائی جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (دعوۃ و تبلیغ)

زمیندار جماعتوں کے لئے

اکثر زمیندار جماعتوں نے۔ جن کی طرف بجٹ چندہ جات لازمی کا کافی بقایا تھا۔ وعدہ کیا تھا کہ جلسہ کے ایام میں وہ اپنے بقایوں کی رقم خود مرکز میں پہنچا دیں گے۔ چنانچہ ان میں سے بڑے حصہ نے اپنا وعدہ پورا بھی کر دیا۔ لیکن ابھی کئی زمیندار جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ ان کی طرف بجٹ چندہ جات لازمی کا کافی بقایا ہے۔ ایسی جماعت کے سیکرٹریان مال صاحبان کو چاہیئے کہ بقایوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں اور جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ماہ صلح جنوری کے اختتام پر ایسی تمام جماعتوں اور سیکرٹریان مال کے نام الفضل میں شائع کرنے کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی پیش کئے جائیں گے۔ جو اپنے لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام یا حصہ آمد چندہ مستورات اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ نو ماہی سو فی صدی پورا کر دیں گی۔

اس بارے میں علیحدہ خطوط بھی بھجوائے جا رہے ہیں (نظارت بیت المال)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۲۵۲۲ ۔ منکہ محمد ابراہیم ولد میاں نور محمد صاحب فاروقی قریشی پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سندھی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے ایک گائے قیمتی ۱۴۰/ روپیہ ایک جوڑی جھوٹے قیمتی ۶۰/ روپیہ۔ کل میزان ۲۰۰/ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو۔ گو میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ سالانہ آمد بذریعہ کاشتکاری تقریباً ستر روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد ابراہیم ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سندھی ضلع ملتان! گواہ شد:۔ محمد ... مبلغ دیہاتی ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سندھی ضلع ملتان گواہ شد سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۵۲۳ ۔ منکہ رشیم بی بی زوجہ چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم لہراجٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال ساکن دیوان سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سندھی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰/ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ رشیم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد نشان انگوٹھا اللہ دتہ خاوند موصیہ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۵۲۴ ۔ منکہ محمد ابراہیم ولد لال دین صاحب قوم لسیرا جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۲ سال ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سندھی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دس بیگھہ زمین مزروعہ جس کی قیمت فی بیگھہ ۱۰۰/ روپے کل قیمت ۱۰۰۰/ روپے ہے۔ ایک بھینس قیمتی مبلغ ۸۰/ روپے کل ۱۰۸۰/ روپے اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میری آمد سالانہ زمیندارہ ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست ادا کرتا رہونگا۔ العبد نشان انگوٹھا محمد ابراہیم۔ گواہ شد نشان انگوٹھا محمد حسین چک ۵ ٹ ڈاکخانہ درکھانہ گواہ شد:۔ سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۵۲۵ ۔ منکہ نور محمد ولد چوہدری محمد ذکریا صاحب قوم لسیرا جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۴۵ سال ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سلتی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے پانچ بیگھہ زمین مزروعہ قیمتی ۵۰۰/ ایک بھینس قیمتی ۲۵۰/ ایک بیل قیمتی ۱۵۰/ ایک گائے قیمتی ۱۰۰/ ایک بچھڑی قیمتی ۵۰/ میزان ۹۵۰/ روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میری آمدن سالانہ زمیندارہ ہوگی۔ میں تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا نور محمد ساکن دیوا سنگھ ضلع ملتان گواہ شد محمد رمضان بقلم خود برادر حقیقی موصی گواہ شد:۔ سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۵۱۱ ۔ منکہ لال الدین ولد اللہ دتہ صاحب قوم سندھو جٹ عمر ۳۲ سال ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۳۵/ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد:۔ نشان انگوٹھا لال الدین موصی گواہ شد حکیم مرغوب اللہ موصی گواہ شد:۔ سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۵۱۳ ۔ منکہ محمد سعد ولد محمد شفیع صاحب مغل عمر ۲۵ سال ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد مبلغ ۴۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد سعد بقلم خود گواہ شد حکیم مرغوب اللہ احمدی گواہ شد:۔ خاکسار سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۵۳۶ ۔ منکہ شیخ محمد بشیر ولد شیخ دولت صاحب مرحوم عمر ۳۰ سال ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد ایک مکان رہائشی پختہ ۵ مرلہ قیمتی مبلغ ۲۰۵۰/ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد مبلغ ۱۰۰/ روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور جو میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ بقلم خود محمد بشیر گواہ شد:۔ عبد الرزاق گواہ شد خاکسار ولائت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۷۷۲ ۔ منکہ آمنہ بی بی زوجہ چوہدری ممتاز احمد صاحب قوم جٹ باجوہ عمر ۲۰ سال ساکن چک ۳۳ جنوبی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ ۵۰۰/ روپیہ حق مہر بذمہ شوہر ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ:۔ آمنہ بی بی ساکنہ چک ۳۳ جنوبی گواہ شد:۔ محمد عالم سیکرٹری مال چک ۳۳ جنوبی گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ سیکرٹری تعلیم

وصیت نمبر ۱۱۹۸۹ ۔ منکہ برکت بی بی زوجہ فضل الٰہی صاحب عمر ۳۶ سال ساکن عارف والہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا مہر شرعی ۱۰۰/ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور پاکستان کر دی ہے۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد میری ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی زوجہ ماسٹر فضل الٰہی ٹیلر ماسٹر عارف والہ گواہ شد:۔ فضل الٰہی خاوند موصیہ گواہ شد:۔ بقلم خود چراغ دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ عارف والہ

فارموسا کو فوجی امداد دینے پر امریکہ میں شدید اختلاف

لندن ۵ جنوری - واشنگٹن میں فارموسا کے متعلق امریکہ کی سیاسی جنگ تیز ہوتی جا رہی ہے ری پبلکن دباؤ ہر طرف سے بڑھتا جا رہا ہے - فارموسا کی بحری اور فوجی حفاظت کا مطالبہ زیادہ پر زور ہوتا جا رہا ہے کل کی موصول شدہ اطلاعات کے مطابق اشتراکی فروری اور مئی کے درمیانی معتدل موسم میں فارموسا پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ مبصرین کا بیان ہے کہ فارموسا کی حفاظت کے مطالبہ نے اس وقت کے بعد سے جب ۱۹۳۹ اور ۱۹۴۱ کے درمیان "اپنے امریکہ" کے زبردست حامی صدر روز ویلٹ کی مداخلت کی پالیسی سے متصادم ہو رہے تھے - پہلی دفعہ خارجی حکمت عملی کے متعلق امریکی طرز فکر میں اتنے وسیع پیمانہ پر اور اسقدر شدید اختلاف پیدا کر دیا ہے

وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن کا فارموسا میں الجھنے سے اختلاف کو واشنگٹن میں صدر ٹرومین کی حکومت کی معتدل اور تعمیری حکمت عملی کا خاص جزو سمجھا جا رہا ہے۔

"مانچسٹر گارڈین" کا اسٹاک رقمطراز ہے کہ چیف آف سٹاف نے صدر کو اس پر تقریباً راضی کر لیا تھا کہ فارموسا کے دماغ وہ جاپان سے امریکی فوجیں روانہ کریں لیکن مسٹر ایچی سن نے مداخلت کرتے ہوئے چینیوں کی طرز حکومت اور کومنٹانگ بغاوت کے اندیشہ کے متعلق بیانات پڑھ کر سنائے - جو ماوزے تنگ اور اشتراکیوں کے مقابلہ کے لئے امریکہ کو تنہا چھوڑ دینا

ری پبلکن جماعت کا خیال ہے کہ اس کے نتیجہ کے طور "فنی" مشن کے اخراجات برداشت کرنے اور اسلحہ مہیا کرنے کا جو فیصلہ کیا گیا وہ بہت ہی غیر متناسب مصالحت ہے۔ اور منگل سے کانگریس کا جو نیا اجلاس شروع ہوا ہے - اس میں چین پر مباحثہ کے وقت بھی وہ یہی کہیں گے (اسٹار)

کولمبو میں اشتراکی سیلاب کو روکنے کے ذرائع پر غور ہوگا

لندن ۵ جنوری کولمبو میں ایشیا میں اشتراکی سیلاب کو روکنے کے ذرائع پر گفتگو کے امکان پر تبصرہ کرتے ہوئے "مانچسٹر گارڈین" کا ڈپلومیٹک نامہ نگار رقمطراز ہے کہ برطانوی حکومت بجا طور پر اس مسئلہ کو سیاسی اور اقتصادی سمجھ رہی ہے - یعنی وہ دیسا فوجی معاہدہ اس علاقہ کے متعلق ممالک کے درمیان کرنے کی کوشاں نہیں ہے - جس کا مقابلہ شمالی اوقیانوس کے معاہدہ سے کیا جا سکے بلکہ وہ ان ممالک میں سیاسی استحکام اور اقتصادی خوشحالی پیدا کرانا ضروری سمجھتی ہے -

یقین ہے کہ اشتراکیت کی طرف مائل کرنے والے دو بڑے مؤثر ذرائع یعنی بھوک اور بے اطمینانی رفع کر دی جائیں تو دشمن ہتھیار اٹھائے بغیر خود بخود بلکلیف وہ موت مر جائے گا (اسٹار)

ستر لاکھ روپے چندہ

لاہور ۵ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پنجاب اس وقت تک پاکستان سیونگ اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کی اور ٹکٹوں کی صورت میں ۷۰ لاکھ روپے چندہ دے چکی ہے -

کولمبو کانفرنس بہت موزوں وقت میں ہو رہی ہے (نوئیل بیکر)

لندن ۵ جنوری کولمبو کانفرنس کے لئے روانہ ہونے سے قبل لندن کے ہوائی اڈہ پر تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر نوئیل بیکر نے کل اسٹار سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ مغربی ممالک کے ساتھ ایشیا کا تعلق اسوقت بین الاقوامی سیاسیات میں بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس سلسلہ میں دولت مشترکہ کے تمام ممالک کو اپنی بہت ہی اہم خدمات پیش کرنی ہیں"

مسٹر نوئیل بیکر نے مزید کہا کہ کانفرنس بہت ہی مناسب وقت پر ہو رہی ہے - اس کی تو امید نہیں ہے کہ اس کانفرنس میں بہت ساری تجویزیں منظور کی جائیں گی - لیکن بالعموم ایسی کانفرنسیں بہت موزوں فیصلے کیا کرتی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس کانفرنس میں بھی ایسا ہی ہوگا"

اس سوال کا کہ آیا وہ رائے خارجہ برما کو دولت مشترکہ کی امداد پر بھی گفتگو کریں گے - جو اب نوئیل بیکر نے اثبات میں دیا اور کہا کہ "ہم لوگ دراصل امن اور انسانی خیر و عافیت کے بنیادی سوالات پر غور کریں گے - تیسری عالمگیر جنگ کیونکر روکی جائے - جمہوریت کو کیسے تقویت پہنچائی جائے اور مشرق و مغرب کے درمیان تعاون پیدا کرنے کی کیا شکل ہو -

مسٹر نوئیل بیکر نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ امر بہت ہی اہم ہے کہ اس معاملہ میں دولت مشترکہ کے ممالک - جہاں تک ممکن ہو - امریکہ سے اتفاق کریں - ہم لوگ مساوات اور خوشحالی میں سب کے لئے جمہوری نظریات کی آزادی کے قائل ہیں (اسٹار)

ریاست ہائے متحدہ مغربی یورپ ایک حقیقت بن جائیگی

لندن (ہوائی ڈاک سے) "ریاستہائے متحدہ مغربی یورپ" عنقریب کم از کم ایک اہم دائرے میں ایک جیتی جاگتی حقیقت بن جائے گی - یہ دائرہ سماجی سلامتی کا دائرہ ہے - برطانیہ فرانس بلجیم ہالینڈ اور لکسمبرگ کے سماجی بیمہ اور امداد کے مختلف النوع نظام تو برقرار رہیں گے لیکن دوسرے معاملات میں جہاں تک سماجی خدمات کا تعلق ہے - ان ملکوں کی سرحدیں ٹوٹ جائیں گی - ان پانچ ملکوں کے شہری مالی اور طبی امداد کے حصول میں اپنے اپنے ملک کے شہریوں کی حیثیت سے یہ ہر قسم کے فوائد حاصل کر سکیں گے -

معاہدہ برسلز پر دستخط کرنے والی طاقتوں کے درمیان مختلف معاہدات کی تکمیل ۱۹۵۰ء تک ہو جائے گی اور ہر دو ممالک میں سماجی سلامتی کے لئے قومیت کے امتحان کی رسم تاریخ ہو جائے گی -

اب تک صرف برطانیہ ہی ایسا ملک تھا - جہاں دوسرے ملکوں کے باشندوں کو بھی سماجی بیمہ کے وہی حقوق حاصل ہیں - جو خود برطانوی شہریوں کو ملے ہیں - اور خود امداد کی درخواست پر کبھی یہ نہیں پوچھا جاتا - کہ تمہاری قومیت کیا ہے - البتہ - فرانس - بلجیم - ہالینڈ اور لکسمبرگ میں عام طور پر غیر ملکی باشندے ان مراعات سے محروم رہے ہیں - مثلاً اگر کوئی برطانوی باشندہ ان ملکوں میں بیماری یا غربت کے سبب سے مدد کا مطالبہ کرتا ہے تو ٹیکس ادا کرنے کے باوجود سے انکار کا سامنا کرنا پڑتا تھا - نئے معاہدات کے ماتحت ان چار ملکوں میں قومی امتیازات ختم کر دیئے جائیں گے - اس طرح جہاں تک سماجی سلامتی کا تعلق ہے - ایک مشترکہ شہریت وجود میں آ گئی ہے نہ صرف نظریاتی اعتبار سے بلکہ عملی لحاظ سے بھی

نئے معاہدے کی دوسری بڑی شرائط بھی بہت اہم ہیں اب تک یہ دستور تھا کہ اگر فرانس کا ایک کان مزدور برطانیہ میں کام کرتا ہے اور وہ برطانیہ چھوڑ کر فرانس جاتا ہے - تو اسے برطانیہ میں اپنے سارے حقوق سے محروم ہو کر فرانس میں پھر نئے سرے سے اپنے حقوق پیدا کرتے ہوتے تھے - پھر تیسرے ملک میں جائے تو وہاں بھی از سر نو سلسلہ شروع ہوتا - اب یہ فیصلہ ہوا ہے کہ جس شخص نے بیمہ کرایا ہے - وہ ان پانچ ملکوں میں سے خواہ کسی ملک میں رہے - اسکے بیمے کی رقم اور حقوق سلامت رہیں گے - اس طرح جو ہزارہا مزدور آئے دن سرحدیں پار کر کے دوسرے ملکوں کو جاتے ہیں ان کے راستے میں سماجی بیمے سے محرومی کی رکاوٹ باقی نہ رہے گی

پانچ بڑی طاقتوں میں جو معاہدہ ہوا ہے - اس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ قومی خود مختاری پر کوئی آنچ لائے بغیر اتنی بڑی مشکلات پر قابو پایا جا چکا ہے - ان پانچ ملکوں نے جو کچھ کیا ہے دوسرے ممالک بھی یہی کچھ کر سکیں گے -

اگرچہ پانچ ملکوں کے درمیان معاہدات کا ڈھانچہ ابھی مکمل ہونے والا ہے - حکومت برطانیہ ابھی سے اس انداز میں سوچ رہی ہے کہ ان معاہدات سے جو فوائد پانچ ملکوں کو حاصل ہوں گے - کونسل آف یورپ کے ممبر باقی سات ممالک بھی ان میں شامل ہوں اور اس طرح جہاں تک سماجی سلامتی کا تعلق ہے سکنڈے نیویا سے ترکی تک سب ممالک کے باشندوں کی ایک مشترکہ شہریت ہو -

چونکہ آئر اور برطانوی کامن ویلتھ کے ممالک سے برطانیہ کے ایسے سمجھوتے موجود اسلئے ان امور کی مزید توسیع ممکن ہے - (ز - ب - ڈ - س)

سابقہ چیک وزیر نے امریکی حلقہ میں پناہ لی ہے

نیویارک ۵ جنوری - یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چیکوسلوکیا کے سابق وزیر صنعت ایم - زار - مین، جنہوں ملک کی صنعتوں کے قومی ملکیت بنائے جانے کا منصوبہ پہلی بار مرتب کیا تھا - اپنے ملک سے فرار ہو گئے ہیں - اور امریکی حلقہ میں انہوں نے پناہ لی ہے - وار مین نے اشتراکیوں کے ساتھ کولیشن میں بھی کام کیا تھا - لیکن بعد میں وہ اشتراکیوں کے مخالف ہو گئے -

اشتراکیوں کے برسر اقتدار ہونے سے کچھ ہی روز پہلے انہیں چیک سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا صدر منتخب کیا گیا تھا - (اسٹار)